5161CH29

منظوم ترجمہ

ایک زبان کے تقریری یا تحریری خیالات کو دوسری زبان میں اس کے قواعد واصول کے مطابق تبدیل کرنے کو ترجمہ کہتے ہیں۔ ترجمہ نہ صرف معاشرتی، معاشی، مذہبی اور سیاسی لحاظ سے سودمند ہوتا ہے بلکہ مختلف زبانوں کے ادب کے تراجم سے ان زبانوں کے افراد کی باطنی کیفیات کو بھی کسی حد تک سمجھا جاسکتا ہے۔ کسی زبان کی نثری تحریر کا بالکل درست ترجمہ مشکل ہی سے کیا جاسکتا ہے لیکن نظم یا شاعری کا شاعری میں ترجمہ اس سے بھی مشکل تر امر ہے۔ کیونکہ شعر کا شعر میں ترجمہ کرتے ہوئے زیرِ ترجمہ شعر کے نہ صرف موضوع بلکہ اس کی زبان کی مختلف معنوی سطحوں کا بھی خاص خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ ترجمے کی زبان میں پوری طرح ادا کی جاسکیں۔

اردو کے ابتدائی عہد میں فارسی، عربی اور سنسکرت سے اردو میں ترجمے کیے گئے۔ سترھویں اور اٹھارھویں صدی میں اردو نثر و نظم میں ترجمے کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ انیسویں صدی میں فورٹ ولیم کالج اور دلّی کالج سے ترجموں کو مزید فروغ حاصل ہوا۔ 1903 میں انجمن ترقی اردو کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت یوروپین زبانوں، عربی فارسی اور سنسکرت سے کئی کتابیں ترجمہ ہوئیں۔ 1921 میں وحیدالدین سلیم نے 146وضعِ اصطلاحات145 نام کی کتاب لکھی جو ترجمے کے سلسلے میں بڑی معاون ثابت ہوئی۔ دارالترجمہ عثمانیہ، حیدرآباد کے تحت مختلف درجات کی تقریباً ساڑھے چار سو کتابیں اردو میں ترجمہ کی گئیں۔ اردو میں منظوم ترجمہ کرنے والوں میں قلق میرٹھی، علی حیدر نظم طباطبائی، میر جعفر علی خاں اثر، حفیظ جالندھری، فیض احد فیض، احسن لکھنوی وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

© NCERT not to be republished

5161CH30

بھرتری ہری

ہندوستان میں ایک ساتھ اتنی زبانوں کا چلن ہے کہ اسے زبانوں کی تجربہ گاہ کہا جاتا ہے۔ سنسکرت ہماری قدیم ترین زبانوں میں ہے۔ ہندوستانی زبانوں کے سیاق میں سنسکرت کو ''زبان کی ماں'' کہا گیا ہے۔ قدیم سنسکرت ادب کے بہت سے شاہکاروں کا ترجمہ ہندستان کی اور دنیا کی مختلف زبانوں میں کیا جا چکا ہے۔ اردو میں بھی سنسکرت سے ترجمے کیے گئے ہیں، کالی داس، امرو، بھرتری ہری، دامودر گپت کی تخلیقات کے ترجمے اردو میں خاصے معروف ہیں۔ بھرتری ہری کے عہد اور حالات زندگی سے متعلق اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اجین کے راجا تھے لیکن دنیا کے حالات سے تنگ آ کر انھوں نے حکومت سے منھ موڑ لیا اور گیان دھیان کے ساتھ فکر سخن میں مصروف ہو گئے۔ علم لسان پر بھی انھوں نے بہت کام کیا ہے۔ ان کا شمار سنسکرت کے عظیم شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کے ایک شلوک کا اردو ترجمہ علامہ اقبالؔ نے ''بال جبریل'' میں کیا تھا۔

پھول کی پتّی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

اقبال کے 'جاوید نامہ' میں بھرتری ہری پر دو نظمیں شامل ہیں۔ آثرؔ لکھنوی نے بھرتری ہری کے پانچ شلوکوں کا ترجمہ اردو میں رنگ بسنت کے نام سے کیا تھا۔ چودھری جے کرشن حبیبؔ، تلوک چند محرومؔ، یوسف ناظم اور عبد الستار دلوی نے بھی بھرتری ہری کے ترجمے کیے ہیں۔ کئی صدیاں گذر جانے کے بعد بھی بھرتری ہری کے کلام سے دلچسپی برقرار ہے۔ پرتاپ گڑھ کے

© NCERT not to be republished

معروف شاعر و ادیب امتیاز الدین خاں نے بھرتری ہری کے شلوکوں کے منظوم ترجمے کیے ہیں، جو اتر پردیش اردو اکیڈمی کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ اگلے صفحہ میں نیتی شتک کے کچھ منظوم ترجمے دیے جا رہے ہیں۔

© NCERT not to be republished

☆

کم علم تھا تو خود کو سمجھتا تھا دیدہ وَر
مغرور فیل مست کی صورت تھا بے بصر
جب سے ہوں اہلِ علم کی صحبت سے فیض یاب
اُترا بخار، جہل پہ اپنے ہے اب نظر

☆

ہاتھی ہوا بد مست تو انکُش مارا
ڈنڈے سے کیا گھوڑے گدھے کو سیدھا
ہر روگ کا مِل جائے گا دنیا میں علاج
دانستہ حماقت کی نہیں کوئی دوا

☆

آجائے گا سنگار سے کیا روپ میں نکھار؟
کیا پھول گوندھ لو تو چمک جائے زلفِ تار؟
دنیا کی ہر نمود و نمائش کو ہے فنا
ہوتی ہے بس زبانِ مہذّب سَدا بہار

☆

علم کے زیور سے قائم آدمی کی شان ہے
دولتِ محفوظ ہے، ہر عیش کا سامان ہے
گیان، راجہ ہے، رشی ہے، دیوتا، بھگوان ہے
گیان سے محروم انساں واقعی حیوان ہے

© NCERT not to be republished

☆

بدلتی کائنات میں کوئی جیے کوئی مرے
وہ زندگی ہے زندگی جو غیر کا بھلا کرے
جہانِ بے ثبات میں اُسے ثبات ہے کہ جو
سماج کے لیے جیے، سماج کے لیے مرے

☆

ہے حق پرستوں کا ہر دم شعار
مصیبت سے لڑتے ہیں مردانہ وار
کسی کا وہ احسان لیتے نہیں
نہ مانگیں کسی سے وہ ہرگز اُدھار

☆

جس کی تونگری میں نہیں تمکنت کا نام
غمگیں نہ کرسکے گا اُسے غم کا اژدہام
گر بحث ہو تو بزم میں منطق سے سرخرد
باطل سے جنگ ہو تو ہے شمشیرِ بے نیام

☆

تشدّد، نہ حرص و ہوس سے ہو کام
کرو بے کسوں کی مدد صبح و شام
ہر اک فرد و ملّت کے ہو خیر خواہ
سبھی مذہبوں کا کرو احترام

© NCERT not to be republished

☆

حق پرستوں نے کبھی چھوڑی نہ حق کی رہ گزر
دشمنِ باطل مصیبت میں رہے بیباک تر
بے نوائی میں بھی ان کو ہیچ تھے لعل و گہر
دھار پر تلوار کی چلنا رہا ان کا ہنر

☆

اک بوند گر کے تپتے توے پر ہوئی فنا
اک بوند جاکے سیپ میں موتی ہے بے بہا
اک بوند سے ہے پھول کے چہرے پہ آب و تاب
صحبت جُدا جُدا تھی تو قسمت جُدا جُدا

☆

دودھ سے پانی کی ہو جاتی ہے یاری پیاری
آتی ہے پانی میں بھی دودھ کی رنگت ساری
دودھ کھَولا ہے تو پانی ہی جلا ہے پہلے
یوں ہی اچھوں میں ہوا کرتی ہے اچھّی یاری

☆

فکر و گفتار ہو کہ ہو کرِدار
خدمتِ خلق سے ہے ان کا وقار
خوبیاں غیر کی بڑھا کے کہیں
ایسے دنیا میں لوگ ہیں دو چار

© NCERT not to be republished

☆

ہمّتِ مردانہ ہے انسانِ اعلیٰ کا شعار
دو قدم چل کر جو ہمّت ہاردے، ہے بے وقار
غم کے طوفان و حوادث کی اُسے پروا نہیں
کھینچ لاتا ہے وہ کشتی قلزم خونیں کے پار

☆

تحسین کریں اہلِ نظر یا تنقید
انبار لگے زر کا کہ تنگی ہو شدید
آتی ہو ابھی موت کہ صدیوں ٹل جائے
ہر حال میں کرتے رہو حق کی تائید

☆

اللہ کے ذکر سے نہ غافل ہونا
ہر حال میں نیکیوں پہ عامل ہونا
باطل سے گریزاں رہے اور حق کے قریب
آساں اسے ہو جائے گا کامل ہونا

(بھرتری ہری، مترجم امتیاز الدین خاں)

© NCERT not to be republished

سوالات

1. اُترا بخار، جہل پہ اپنے ہے اب نظر
یہاں پر بخار اُترنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2. دنیا میں کس روگ کی کوئی دوا نہیں ملتی؟
3. شاعر کے نزدیک کیا چیز سدا بہار ہے؟
4. سماج کے لیے جیے اور سماج کے لیے مرنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
5. شاعر نے حق پرستوں کی کیا خصوصیت بتائی ہیں۔ تفصیل سے لکھیے۔
6. تلوار کی دھار پر چلنے سے کیا مردا ہے؟
7. بوند کے مختلف انجام کو شاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟
8. اچھّوں میں اچھی یاری ہوتی ہے اس بات کو شاعر نے کس طرح سمجھایا ہے؟
9. خدمتِ خلق کا وقار کن باتوں سے قائم ہے؟
10. اعلیٰ انسان کا شعار کیا ہے؟
11. انسان کو کامل بنانے میں شاعر نے کیا مشورہ دیا ہے؟
12. عظمت کردار کے لیے کیا کیا ضروری ہے؟

© NCERT not to be republished